بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثم الرفع حتی تستوی قائما (بخاری ص986)

جلسہ استراحت کی حقیقت قرآن وسنت کی روشنی میں

(سلسلہ اشاعت خاص)

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی محمد فاروق رحیمی صاحب

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

پسند فرمودہ

صاحب تقوی حضرت مولانا مفتی محمد اسد جمیل صاحب

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان

تخریج و تحقیق

حضرت مولانا محمد جواد قاسم رحمانی

فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کروڑ پکا

ترتیب

حافظ محمد امیر حنفی

نشر واشاعت

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کیڈمی بہاولپور

برائے رابطہ 03017712680 واٹس ایپ 03017739852

فہرست

جلسہ استراحت

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شریعت میں جلسہ استراحت کا حکم عام نمازی کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ عذر کے لیے ہے۔

② اگر کوئی شخص خاص حکم کو عام حکم کے لیے استعمال کرے تو یہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ہے اور سورہ حجرات میں اللہ جل شانہ کا مبارک فرمان ہے اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

③ غیر مقلدین دوسری رکعت کے شروع میں اور چوتھی رکعت کے شروع میں دو سجدوں کے بعد بیٹھ کر پھر اٹھتے ہیں اور اس عمل کو مسنون بتلاتے ہیں جب کہ احناف کہتے ہیں حدیث اس عمل کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہے۔

④ غیر مقلدین جب دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں بیٹھتے ہیں تو قریب نماز پڑھنے والا ساتھی جو اس عمل کو حدیث کی روشنی میں خلاف سنت سمجھتا ہے اس کو مغالطہ لگ جاتا ہے کہ یہ دوسری رکعت مکمل ہو گئی ہے یا چوتھی رکعت مکمل ہو گئی ہے جبکہ ابو داؤد شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

⑤ غیر مقلدین قرآن وسنت کی آڑ میں ایسا عمل کرتے ہیں جس کا ثبوت ایک دفعہ ہو اور وہ بھی یا تو منسوخ ہوتا ہے یا کسی مجبوری کی وجہ سے ہوتا ہے اس عمل کو کر کے درجنوں احادیث پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر اس کا نام اطیع اللہ واطیع الرسول رکھ دیتے ہیں

⑥ جب ہم دوسری رکعت مکمل کر لیتے ہیں تو بیٹھتے ہیں اور اس میں التحیات پڑھتے ہیں جب ہم چوتھی رکعت مکمل کر لیتے ہیں تو پھر بھی بیٹھتے ہیں اور اس میں التحیات پڑھتے ہیں مگر جب ہماری پہلی رکعت مکمل ہوتی ہے اور تیسری رکعت مکمل ہوتی ہے تو ہم دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں جلسہ استراحت کرتے ہیں تو اس میں کیا پڑھتے ہیں اس

کے متعلق ذخیرہ احادیث میں اس طالب علم کو کوئی دعاء نہیں ملی اگر جلسے استراحت کی کوئی دعا ہے جو ذخیرہ احادیث میں مذکور ہو تو اس طالب علم کو اس کے متعلق ضرور اطلاع کی جائے اور اگر کوئی دعاء نہیں ہے تو معلوم ہوا ایسا عمل جس میں کوئی دعاء نہیں وہ نماز کا حصہ نہیں ہے۔

جلسہ استراحت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

① ترمذی شریف حدیث نمبر 288 عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھض فی الصلاۃ علی صدور قدمیہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کا مفہوم یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے دونوں قدموں کے سروں یعنی دونوں پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھتے تھے۔

② بخاری شریف حدیث نمبر 6667 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا جب رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ کرو جب سجدے کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ یہ عمل تم اپنی پوری نماز میں کرو ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم الرفع راسک حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم الرفع حتی تسوی و تطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم الرفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذالک فی صلاتک کلھا* ثم ارفع حتی تستوی قائما* اس جملہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی تعلیم دیتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ دوسرے سجدے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جانا ہے۔

③ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 684 سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوسرا سجدہ کیا تو پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے

④ ابوداود شریف حدیث نمبر 733 سیدنا حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر فرمایا تو اس حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں۔

⑤ ابوداؤد شریف حدیث نمبر 966 میں ہے ثم کبر فسجد ثم کبر فقام ولم یتورک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں

⑥ سلسلہ احادیث صحیحہ حدیث نمبر 758 سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اقعاء اور تورک سے منع کیا ہے

⑦ ابو داؤد شریف حدیث 992 سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس حدیث کی تشریح میں ابن ابن عبدالملک رحمہ اللہ نے کہا منع فرمایا اس سے کہ آدمی جب نماز میں اٹھنے لگے تو اپنے ہاتھوں کا سہارا لے (جب اٹھتے وقت ہاتھ کا سہارا لینا جائز نہیں ہے تو جلسہ استراک کیسے جائز ہے)سنن الکبری کی حدیث 2808 ابن عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر سہارا لینے سے منع فرمایا جب نماز میں سجدہ سے اٹھے۔

جلسہ استراحت اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

① مسند احمد حدیث نمبر 23294 سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ اشعریین خود بھی ایک جگہ جمع ہو جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لو تا کہ میں تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز سکھا دوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی چنانچہ وہ سب جمع ہو گئے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لیا پھر انہوں نے لوگوں کو وضو کر کے دکھایا اور ہر ہر عضو پر خوب احتیاط سے وضو کر کے تمام اعضاء کا احاطہ کیا جب سایہ لوٹنا شروع ہوا تو انہوں نے

کھڑے ہو کر اذان دی پھر سب سے پہلے مردوں کی صفیں بنائی ان کے پیچھے بچوں کی ان کے پیچھے عورتوں کی پھر اقامت کہلوائی اور آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی سب سے پہلے دونوں ہاتھ بلند کیے اور تکبیر کہی پھر سری طور پر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہی تھی نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنی قوم کی طرف متوجہ کر فرمایا میری تکبیرات کو یاد رکھو اور میرا رکوع اور سجود سیکھ لو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑھاتے تھے فائدہ اس روایت میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے جب تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا تو پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔

(2) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 7280 سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی انہوں نے پوری سورہ بقرہ پڑھی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور پوری سورہ آل عمران پڑھی پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو روشنی ہو چکی تھی *ثم سجد ثم قام* اس حدیث مبارکہ سے وضاحت ہو رہی ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس نے سجدے کے بعد جو کام کیا وہ جلسہ استراحت کا نہیں بلکہ آپ کھڑے ہو گئے۔

(3) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 3999 سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(4) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4000 سیدنا حضرت عبید بن ابی جعد رحمہ اللہ

کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(5) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4002 سیدنا حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھتے دیکھا ہے۔

(6) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4003 سیدنا حضرت محمد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابن ابی لیلی اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے۔

(7) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4007 سیدنا حضرت امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر نماز میں اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(8) سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2764 سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے پاؤں کی انگلیوں پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے اور پہلی رکعت میں سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھتے نہ تھے۔

(9) ابوداؤد شریف حدیث نمبر 2812 سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ جب پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر نہ ٹیکے البتہ اگر وہ اتنا ضعیف العمر ہو کے ٹیک لگائے بغیر سیدھا کھڑا نہ ہو سکے تو جائز ہے

(10) ابوداؤد شریف حدیث نمبر 2813 سیدنا نعمان بن سعد رحمہ اللہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ جب دو رکعت کے بعد اٹھنا چاہے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگا کر نہ اٹھے۔

(11) سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2762 سیدنا حضرت مغیرہ بن حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھتے دیکھا آپ نماز میں

دوسجدوں کے بعد اپنے پاؤں پر ہی کھڑے ہو جاتے تھے جب انہوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے ان کے سامنے (جلسے استراحت کا ذکر کیا) سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کوئی نماز کی سنت نہیں ہے میں تو کبھی کبھی اس لیے کرتا ہوں کہ میں تھک جاتا ہوں۔

(12) المعجم الکبیر حدیث نمبر 9225 سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز میں دیکھا وہ بیٹھتے نہیں تھے آپ پہلی اور دوسری رکعت کے وقت قدموں کے آگے والے حصے کے زور پر اٹھتے تھے۔

(13) المعجم الکبیر حدیث نمبر 9226 سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے قدموں کے آگے والے حصے پر اٹھتے تھے

(14) المعجم الکبیر حدیث نمبر 9227 سیدنا حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سامنے یہ بات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید سے سنا ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے قدموں کے آگے والے حصے پر اٹھتے تھے

(15) المعجم الکبیر حدیث نمبر 9228 سیدنا حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ اکبر کہتے سجدہ سے سر اٹھاتے کھڑے ہونے تک

جلسہ استراحت اور محدثین کرام رحمہ اللہ

(1) ترمذی شریف حدیث نمبر 288 امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں اھل علم کے نزدیک سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی حدیث پر عمل ہے

(2) امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ لوگ اسی کو پسند کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے دونوں قدموں کے سروں پر زور دے کر (بغیر بیٹھے) کھڑا ہو۔

(3) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4011 سیدنا حضرت نعمان بن ابی عیاش رحمہ

اللہ کہتے ہیں میں نے بہت سے صحابہ کرام کی زیارت کی ہے جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے درمیان میں بیٹھتے نہیں تھے

(4) سیدنا حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے اٹھ کر فوری کھڑے ہوجاتے تھے۔

(5) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4009 سیدنا حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے شیوخ جب پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے درمیان میں بیٹھتے نہیں تھے۔

(6) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4005 سیدنا حضرت وہب بن کیسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیکھا انہوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر اس کے بعد اس طرح اٹھے جس طرح اپنے پاؤں کے کناروں پر کھڑے ہوئے ہوں۔

(7) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4004 سیدنا امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر سیدنا حضرت علی اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(8) سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2763 سیدنا حضرت سلیمان اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے عمارہ بن عمیر کو کندہ کے دروازوں کی جانب نماز پڑھتے دیکھا آپ نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھے تو اسی طرح کھڑے ہوگئے جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے سامنے جلسہ استراحت کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا مجھے عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ نے بتایا کہ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نماز میں اپنے قدموں پر ہی کھڑا ہوجایا کرتے تھے اعمش کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم نخعی سے بیان کی انہوں نے کہا مجھے بھی عبدالرحمن بن یزید نے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے دیکھا پھر میں نے خیثمہ بن عبدالرحمان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا حضرت

عبداللہ بن مسعود کو دیکھا وہ اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے تھے پھر میں نے محمد بن عبید اللہ ثقفی سے یہ بات کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی کو دیکھا وہ بھی اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے تھے پھر میں نے سیدنا عطیہ عوفی کے سامنے یہ بات کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہ تمام حضرات نماز میں (دوسرے سجدہ سے) اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

9. سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2764 سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی پاؤں کی انگلیوں پر سیدھے کھڑے ہوتے تھے اور پہلی رکعت میں سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھتے نہ تھے اس کے ذیل میں امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت صحیح ہے اور سنت کی مطابعت زیادہ بہتر ہے۔

10. سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 276 میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن حکیم کی روایت میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کی وضاحت بھی کی ہے (کہ جلسہ استراحت) نماز کی سنت نہیں ہے یہ انہوں نے تھکاوٹ اور مشقت کی وجہ سے کیا لہذا اس کو دلیل بنانا درست نہیں ہے۔

11. الاسوس فی کیفیۃ الجلوس علامہ قاسم بن قطلو بغا میں محب الدین عبدالسلام بن تیمیہ کی شرح ہدایہ ابی الخطاب سے نقل کیا ہے تمام صحابہ نے جلسہ استراحت چھوڑنے پر اجماع کیا تھا اور سیدنا حضرت حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث عذر پر محمول ہے۔

12. علامہ موفق حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن روایات میں جلسہ استراحت کا ذکر ہے اور جن میں ذکر نہیں ہے ان دونوں کے درمیان میں متوسط راستہ یہ ہے کہ سیدنا مالک بن حیرث کی حدیث کو حالت عذر پر محمول کرنا بہتر ہے۔

(13) توضیح السنن صفحہ نمبر 100 جلد نمبر 2 حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی لکھتے ہیں کہ سید الفقہاء سلطان المحدثین محسن امت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سیدنا امام اوزاعی رحمہ اللہ اور جمہور فقہاء کا مسلک افضلیت ترک جلسہ استراحت کے دلائل کا بیان ہے

(14) آثار السنن باب فی ترک جلسلۃ الاستراحت حدیث نمبر 448 محدث کبیر امام نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جلسہ استراحت نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ نماز کے اندر مسنون تکبیرات 22 ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہر جھکتے اٹھتے وقت تکبیر کا ہے اگر جلسہ استراحت کیا جائے اور اس کو مسنون مانا جائے تو پھر تکبیرات 22 نہیں رہیں گی 24 ہو جائیں گی جو کہ دو تکبیرات کے اضافہ کی وجہ سے غیر مسنون ہیں معلوم ہوا جلسہ استراحت افعال صلاۃ سے نہیں ہے۔

(15) علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے بنایہ میں لکھا ہے کہ اگر خالد بن الیاس ضعیف راوی ہے تو متعدد آثار سے اس عمل کے ترک کی تائید کی وجہ سے اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے

(16) اور علامہ ابن ھمام رحمہ اللہ نے فتح القدیر میں یہ لکھا ہے کہ یہ یہ حدیث ضعیف ہوتے ہوئے بھی عمل صحابہ کی وجہ سے مؤید ہے اس لیے قابل قبول ہے پھر صحابہ میں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود سیدنا حضرت عمر بن خطاب سیدنا حضرت علی سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے اہل علم و فضل ہیں جو مالک بن حیرت کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے زیادہ مستفید ہوئے۔

(17) سید الفقہاء سلطان المحدثین محسن امت سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سیدنا امام اوزاعی رحمہ اللہ کا استدلال بخاری شریف کی حدیث سے ہے جو سیدنا حضرت خلاد بن رافع کو نماز کا صحیح طریقہ بتاتے ہوئے سجدہ کی تعلیم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے سجدہ کے بعد کھڑا ہونے کی تعلیم فرمائی۔

(18) محدث کبیر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے توضیح السنن صفحہ نمبر 106 پر لکھا ہے

کہ جلسہ استراحت کے مسنون نہ ہونے کی ایک عقلی دلیل یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ یہ قعدہ استراحت کے لیے ہے اور نماز استراحت اور آرام کے لیے موضوع نہیں ہے چار رکعت نماز میں دو رکعت کے بعد قعدہ ہے جس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ جلسہ استراحت کی ضرورت نہیں ہے اور جلسہ استراحت تھکاوٹ اور عذر کی وجہ سے ہوتا ہے ایک رکعت کے بعد کون سی تھکاوٹ ہوتی ہے۔

(19) محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر جلسے استراحت کو اختیار کرنا ہے تو پھر جلسہ استراحت کے بعد اٹھتے ہوئے اگر تکبیر نہیں کہے گا تو یہ خلاف سنت ہے کیونکہ ہر اٹھتے اور جھکتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ہے اگر اگر سجدہ سے اٹھتے ہوئے اتنی لمبی تکبیر کہے کہ جلسہ استراحت بھی ہو جائے اور اٹھ بھی جائے تو اس میں دشواری ہے اور یہ اتنی لمبے چکر والی تکبیر ہو گی کہ شاید مصری لہجہ اختیار کرنا پڑے۔

(20) بخاری شریف حدیث نمبر 818 امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ نماز میں ایک ایسی چیز کیا کرتے تھے کہ دوسرے لوگوں کو اس طرح کرتے میں نے نہیں دیکھا* قال ایوب کان یفعل شیئالم ارھم یفعلونہ*۔

(21) بخاری شریف حدیث نمبر 677 سیدنا حضرت ابی قلابہ سے پوچھا گیا کہ سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کس طرح نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا ہمارے شیخ عمر بن سلمہ کی طرح اور شیخ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ذرا بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

(22) اور بخاری شریف حدیث نمبر 802 سیدنا حضرت ابو قلابہ کا بیان ہے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس شیخ ابو برید کی طرح نماز پڑھائی فائدہ بخاری شریف حدیث نمبر 677 اور بخاری شریف حدیث نمبر 802 میں وضاحت موجود ہے کہ سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ جو نماز پڑھتے تھے سیدنا حضرت ایوب کہتے ہیں اس طرح کی نماز لوگ نہیں پڑھتے تھے (کیونکہ شیخ بوڑھے تھے) قرآن پاک میں اللہ جل شانہ کا

مبارک فرمان ہے سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی نے کہا حضرت موسی علیہ السلام سے وابونا شیخ کبیر (سورۃ قصص)) صاف معلوم ہو رہا ہے کہ جلسہ استراحت بڑھاپے اور عذر کی وجہ سے ہے۔

23 ھدایہ جلد نمبر 1 صفحہ 96 پر ہے نمازی جس وقت سجدہ کرتے ہوئے مطمئن ہو جائے تو تکبیر کہے اور اپنے قدموں کی انگلیوں پر سیدھا کھڑا ہو جائے اور قعدہ نہ کرے (یعنی جلسہ استراحت نہ کرے)۔

24 امام زیلعی رحمہ اللہ نے نصب الرایہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 389 پر فرماتے ہیں اس حدیث کی سند میں خالد بن ایاس عن ابی ہریرہ ہے جس وجہ سے خالد بن الیاس کو ضعیف بتایا جاتا ہے وہ تو صالح میں بھی موجود ہے اور وہ اختلاط ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ خالد کی وجہ سے حدیث ضعیف کی جائے اور صالح کی وجہ سے نہ کی جائے۔

25 ھدایہ میں ہے یہ قعدہ یعنی جلسہ استراحت آرام کے لیے ہے حالانکہ نماز کی وضع آرام کے لیے نہیں ہے۔

26 تبیین الحقائق جلد 1 صفحہ 119 پر کہ سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کی حالت میں ضعف کے بارے میں ہے۔

27 سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جلسہ استراحت کیا پھر اپنا عذر بیان کیا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

28 تبیین الحقائق 119 پر امام فخر الدین ایک عقلی دلیل بیان فرماتے ہیں کہ اگر جلسہ استراحت نماز میں مشروع ہوتا تو جلسہ استراحت سے قیام کی طرف انتقال کے وقت تکبیر کہنا بھی جائز ہوتا جیسا کہ نماز کے اندر ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف انتقال کے وقت باقی مقامات پر تکبیریں ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے 28 تبیین الحقائق جلد 1 صفحہ 119 امام فخر الدین فرماتے ہیں یہ جلسہ استراحت ہے نماز میں راحت سے

اجتناب کیا جاتا ہے۔

29 فتح القدیر جلد 1 صفحہ 28 امام ابن ھمام سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کو حضرت مالک بن حویرث والی حدیث شریف پر مقدم کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہ سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی بنسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب تھے اور آپ کی بہ نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی زیادہ پیروی کرنے والے اور صحبت میں زیادہ بیٹھنے کا انتظام کرنے والے تھے انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے قول کے خلاف عمل کیا اس واسطے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث شریف کو حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث پر مقدم کرنا واجب ہے اور اس لیے اہل علم نے اس پر عمل کیا جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے۔

30 امام ابوالبرکات اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں اگر اس مقام پر قعدہ ہوتا تو اس کا کوئی مسنون ذکر بھی ہوتا جو حدیث شریف میں حضرت مالک بن حویرث ولی روایت ہے وہ بڑھاپے کے عذر کے بارے میں ہے۔

31 امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر ائمہ کے نزدیک جلسہ استراحت مستحب نہیں ہے اس کو ابن منذر نے سیدنا حضرت علی سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور امام اب ابو الزناد امام سفیان ثوری سیدنا امام ابراہیم نخعی سیدنا امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ علیہم اجمعین اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

32 المدونۃ الکبری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 72 سیدنا امام مالک رحمہ اللہ نے کہا جب نمازی پہلی رکعت میں دو سجدوں کے بعد اٹھے تو پھر نہ بیٹھے بلکہ اس طرح قیام کے لیے اوپر چلا جائے۔

33 الذخیرہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 195 امام شہاب الدین احمد بن ادریس المتوفی 684

فرماتے ہیں جب نمازی پہلی رکعت میں دوسجدوں کے بعد سر اٹھائے تو کھڑا ہو جائے اور اپنے قدموں پر انگلیوں کے بل بیٹھ نہ جائے۔

34 مجموع الفتاوی ابن تیمیہ جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 616 امام نووی رحمہ اللہ نے حضرت امام احمد کا مطلقا مذہب ذکر کیا ہے کہ جلسہ استراحت کو مستحب نہیں سمجھتے تھے ابن تیمیہ نے بھی امام احمد کا ایک روایت کے مطابق یہی موقف ذکر کیا ہے۔

35 تبیین الحقائق جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 119 امام فخر الدین فرماتے ہیں اگر یہ جلسہ استراحت جائز ہوتا تو اس کے لیے تکبیر ہوتی۔

36 الذخیرہ جلد نمبر 2 صفحہ 196 اگر کوئی آدمی اٹھنے سے پہلے اپنی پاؤں کی انگلیوں پر کچھ وقت کے لیے قرار پکڑے رکھے اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے مکروہ قرار دیا ہے۔

37 اعلاء السنن جلد نمبر 1 حدیث نمبر 809 سیدنا حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ دوسرے سجدہ سے اٹھتے ہوئے ہاتھوں پر سہارا کر کے اٹھنے کو مکروہ جانتے تھے۔

38 المغنی ابن قدامہ جلد 1 صفحہ 311 جلسہ استراحت کو مطلق سنت نہ قرار دیا جائے

39 بلوغ المرام مترجم صفحہ 457 بعض علماء کہتے ہیں سجدہ سے سیدھا قیام کی طرف تنگی محسوس ہو تو جلسہ استراحت کرے وگرنہ نہ کرے 39 بلوغ المرام مترجم صفحہ 457 حدیث نمبر 300 سیدنا حضرت مالک بن حیرت رضی اللہ عنہ جب آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بھاری ہو گیا تھا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت کرتے یہی وجہ ہے کہ حدیث میں جلسہ استراحت کا شرعی امر مذکور نہیں ہے اور راجح قول یہ ہے کہ جو گھٹنوں کے درد کی وجہ سے جلسہ استراحت کرے تو ٹھیک ہے اگر یہ عذر نہ ہو تو پھر ٹھیک نہیں ہے علامہ ابن قیم اور علامہ موفق کا بھی اسی قول پر اعتماد ہے کہ جو گھٹنوں کے درد کی وجہ سے جلسہ استراحت کرے ٹھیک ہے اور اس قول کے ذریعے سے تعارض رفع ہو کر جمع کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

40 بخاری شریف حدیث نمبر 6251 سیدنا حضرت ابو اسامہ نے دوسرے سجدہ کے

بعد یوں کہا کہ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔

(41) ابو داؤد شریف حدیث نمبر 736 حضرت محمد بن جحادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ جب اٹھتے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھتے اور اپنی رانوں پر ٹیک لگاتے ہیں۔

(42) حضرت ہمام کہتے ہیں پھر جب اٹھتے تو اپنے گھٹنوں پر اٹھتے اور اپنی رانوں کا سہارا لیتے۔

جلسہ استراحت کے متعلق غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات

(1) شیخ ناصر الدین البانی کی کتاب نماز نبوی میں صفحہ 146 پر ہے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت ہاتھ زمین پر رکھے جائیں خواہ بوڑھا ہو یا جوان ہو جواب دوران نماز دوسری رکعت سے اٹھتے وقت زمین پر ٹیک لگانا بوڑھے کے لیے جائز ہے کیونکہ وہ معذور ہے اور البانی نے جو جوان کا ذکر کیا ہے (اس کی دلیل حدیث میں اس طالب علم کی نگاہ سے نہیں گزری)۔

(2) حافظ عمران ایوب کی کتاب کتاب الصلاۃ صفحہ نمبر 116 پر لکھا ہے جلسہ استراحت مسنون ہے جواب سنن الکبری کی حدیث نمبر 2762 سیدنا حضرت مغیرہ بن حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جلسہ استراحت کے متعلق پوچھا جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔

(3) بخاری شریف حدیث نمبر 823 سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ جب طاق رکعت میں ہوتے اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک تھوڑی دیر بیٹھ نہ لیتے (انہ رایٔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی جواب (حدیث مبارکہ کے اس حصہ سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل نماز نفل میں تھا اور بوجہ مبارک بڑھاپے کے تھا)۔

④ بخاری شریف حدیث نمبر 6251 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا (ثم الرفع حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذالک فی صلاتک کلھا) جواب 1 اس حدیث کے آخر میں ہے (قال ابو اسامہ فی الاخیر حتی تستوی قائما) اسکا مفہوم یہ ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جا اور بخاری شریف حدیث نمبر 793 میں دوسرے سجدے کا حکم ہے مگر جلسہ استراحت کا نہیں ہے (حتی تطمئن ساجدا ثم افعل ذالک فی صلاتک کلھا) جواب 2 غیر مقلد عمران ایوب نے کتاب الصلاۃ صفحہ 117 پر بخاری شریف حدیث نمبر 6251 کا ذکر کیا ہے اور داؤد ارشد نے حدیث اور اہل تقلید جلد نمبر دو صفحہ 12 پر بخاری شریف حدیث نمبر 6251 کا ذکر کیا ہے مگر دونوں نے ابو اسامہ کی وضاحت کو گول کر لیا ہے (چھپا لیا ہے) سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2766 سیدنا حضرت ابو اسامہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا اسی طرح اپنی نماز مکمل کر۔

⑤ داؤد ارشد نے اپنی کتاب حدیث اور اہل تقلید میں جلسہ استراحت کو ثابت کرنے کے لیے ایک ناکام کوشش کی ہے وہ یہ دلیل دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ التسبیح سکھاتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے سجدہ کے بعد 10 بار سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھو جواب 1 یہ نفل نماز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سال میں ایک مرتبہ پڑھنے کا بھی حکم فرمایا ہے تو کیا جلسہ استراحت سال میں ایک بار ہو گا 2 کیا با جماعت کی نماز اداء کرتے ہوئے دوسری رکعت کے شروع میں اور چوتھی رکعت کے شروع میں 10 مرتبہ تسبیح کی مقدار کے برابر جلسہ استراحت کریں گے 3 کیا فرض نماز میں جلسہ استراحت کرتے ہوئے یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھیں گے 4 تسبیح کا آخری جملہ اللہ اکبر ہے یہ تو پڑھتے ہوئے بندہ صلوۃ التسبیح میں کھڑا ہو جائے گا کیا فرض نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت کرتے ہوئے جب اٹھیں گے تو اللہ

اکبر کہیں گے اگر کہیں گے تو چار رکعت میں 22 کی بجائے 24 تکبیرات ہو جائیں گی جبکہ 22 تکبیرات مسنون ہیں اور 24 تکبیرات غیر مسنون ہے۔

6 داؤد ارشد نے اپنی کتاب میں جلسہ استراحت کے ثبوت کے لیے ابن ماجہ حدیث 1061 ابو داؤد حدیث نمبر 1297 ابن ماجہ حدیث نمبر 1386 کو پیش کیا ہے جواب 1 ابن ماجہ حدیث 1061 میں عبدالحمید بن جعفر ضعیف راوی ہے اور ابو داود شریف حدیث نمبر 1297 میں صلوۃ تسبیح کا ذکر ہے جس کا جواب پہلے دے دیا گیا ہے ابن ماجہ حدیث نمبر 1386 میں صلاۃ تسبیح کا ذکر ہے اگر کوئی چاہے تو سال میں ایک بار بھی پڑھ سکتا ہے پتہ نہیں اس کو کیسے جلسہ استراحت کے ثبوت کے لیے دلیل بنایا ہے۔

7 داؤد ارشد نے اپنی کتاب حدیث اور اہل تقلید میں علامہ ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ کی کتاب البحر الرائق جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 322 سے ایک حوالہ ذکر کیا ہے کہ حدیث میں ہے نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھا اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلسہ استراحت کا استثناء نہیں کیا اور یہ حدیث مبارکہ سیدنا امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل ہے جواب جواب 1 علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی پیش کردہ عبارت میں وضاحت کی ہے کہ یہ دلیل احناف کی نہیں ہے یہ دلیل امام شافعی رحمہ اللہ کی ہے 2 داؤد ارشد کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ نے علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی کتاب سے عبارت کا آخری حصہ پیش کیا ہے مکمل عبارت کو پیش کیوں نہیں کیا جبکہ مکمل عبارت اس طرح ہے علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور اپنی رانوں پر ٹیک لگایا پھر علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے ترمذی شریف سے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنے موقف پر پیش کیا ہے پھر علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت جو صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اس کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں (فمحمول علی حالۃ الکبر کما فی الھدایہ) یعنی یہ عمل

بڑھاپے کی حالت پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک خدمت سے روانہ ہوئے تو یہ حدیث نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی پس بہتر یہ ہے اس کو تعلیم جواز پر معمول کیا جائے (یعنی بوڑھا بیمار بھاری جسم والا گھٹنوں کے درد والا جلسہ استراحت پر عمل کرے گا تو جائز ہے) 3 اور البحر الرائق یہ کنز الدقائق کی عربی شرح ہے اس میں علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے واش گاف انداز میں احناف کی ترجمانی کی ہے اور داود ارشد صاحب اگر اس کتاب کی اصل کی طرف رجوع کر لیتے تو احناف کے مسلک کا حق سورج کی روشنی کی طرح واضح نظر آجاتا کنز الدقائق صفحہ 26 پر ہے وسجد مطمئنا وکبر للنهوض بلا اعتماد وقعود ہے۔

(8) بخاری شریف حدیث نمبر 824 امام ایوب فرماتے ہیں سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ مکمل تکبیریں کہتے جب دوسرا سجدہ کر کے اٹھتے تو بیٹھ جاتے پھر زمین پر ٹیک لگاتے پھر اٹھتے جواب 1 بخاری شریف حدیث نمبر 824 میں ہے شیخ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرو بن سلمہ بوڑھے تھے اور یہ عمل عذر کی وجہ سے تھا 2 بخاری شریف حدیث نمبر 818 میں ہے امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمرو بن سلمہ ایسی چیز کو کرتے تھے کہ میں نے دوسرے لوگوں کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا۔

(9) سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق رکعت کے بعد جلسہ استراحت کرتے جواب اس روایت میں یصلی ہے (معلوم ہوتا ہے یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک بڑھاپے کی وجہ سے کیا اور یہ عمل نفل نماز میں تھا)۔

(10) بخاری شریف حدیث نمبر 6251 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا اس

طرح پوری نماز اداء کر جواب اسی حدیث کے آخر میں سیدنا حضرت ابو اسامہ رحمہ اللہ کی وضاحت موجود ہے جس کو گول کر دیا گیا ہے وہ وضاحت کیا ہے سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2766 حضرت ابو اسامہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کر پھر سجدہ سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا۔

(11) سنن الکبری بیہقی حدیث 2765 میں جلسہ استراحت کا ذکر موجود ہے جواب اس کی سند میں ابو اسامہ موجود ہے اس راوی کی اس کے متعلق وضاحت بخاری شریف حدیث نمبر 6251 کے آخر میں اور سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2766 میں دیکھ لیں انشاءاللہ تسلی اور تشفی ہوگی اور سنن الکبری حدیث نمبر 2285 اور 2360 اور 2472 اور 2569 اور 2722 اور 2752 اور 3943 اور 3945 اور 3946 اور 3942 اور 3947 میں سجدہ کا ذکر ہے مگر جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے۔

غیر مقلدین کے اعتراضات اور ان کے جوابات

(1) احناف ترمذی شریف حدیث نمبر 288 جو سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کو عدم جلسہ استراحت کے لیے پیش کرتے ہیں جب کہ اس کی سند میں ایک راوی خالد بن ایاس ہے جو ضعیف ہے۔

جواب 1: امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث نمبر 288 کے ذیل میں فرماتے ہیں اہل علم کے نزدیک سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی حدیث پر عمل ہے۔

جواب 2: امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث نمبر 288 کے ذیل میں فرماتے ہیں لوگ اسی کو پسند کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے قدموں کے سروں پر زور دے کر (بغیر بیٹھے) کھڑا ہو۔

جواب 3: امام ترمذی رحمہ اللہ کے تبصرہ سے صاف معلوم ہورہا ہے کہ اس روایت کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور جس روایت کے عمل کو تلقی بالقبول حاصل ہو جائے اس کا ضعف خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

جواب 4: اگر تھوڑی دیر کے لیے مان لیا جائے کہ حضرت خالد بن ایاس کے ضعف کی وجہ سے اس حدیث پر عمل درست نہیں تو پوچھنا یہ ہے جب ہم نماز شروع کرتے ہیں اور رفع یدین کرتے ہیں تو اس وقت ہماری ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا ہے جبکہ یہ حدیث مجمع الزوائد حدیث نمبر 2589 کی سند میں عمیر بن عمران ضعیف راوی ہے (اب ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مقلدین نماز کے شروع کے رفع یدین کے وقت اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کانوں کی طرف کرتے ہیں آسمان کی طرف کرتے ہیں یا پیٹھ کی طرف کرتے ہیں)2 احناف کہتے ہیں جلسہ استراحت بوڑھاپے وجہ سے ہے جب کہ کسی حدیث میں اس کا ثبوت نہیں ہے۔

جواب 1: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عمر میں جلسہ استراحت کیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عمر کا ضعف کا وقت ہے 2 سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ نے جلسہ استراحت کیا تو سیدنا ایوب سختیانی نے بتایا کہ یہ کام ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کرتے ہیں میں نے اور کسی کو یہ عمل کرتے نہیں دیکھا اعتراض غیر مقلدین کہتے ہیں ابوداؤد شریف حدیث نمبر 733 اور حدیث نمبر 966 کی سند میں ایک راوی عیسی بن عبداللہ بن مالک ہے جو لین الحدیث ہے۔

جواب: تقریب تہذیب راوی نمبر 5304 حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عیسی بن عبداللہ بن مالک چھٹے طبقے کا مقبول راوی ہے اس کو عبداللہ بن عیسی بھی کہا جاتا ہے آثار السنن باب فی ترک جلسۃ الاستراحۃ حدیث نمبر 449 امام نیموی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اعتراض سیدنا حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے جلسہ استراحت کا ثبوت ہے اور ثبوت نفی پر مقدم ہوتا ہے۔

جواب: سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2642 سیدنا حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ثم کبر وسجد ثم کبر یعنی فقام ولم یتورک یعنی پھر تکبیر کہی اور دوبارہ سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور رکے نہیں جہاں آپ نے سیدنا حضرت ابوحمید سے جلسہ استراحت کا ثبوت دیا ہے ہم نے سیدنا حضرت ابوحمید سے جلسہ استراحت نہ کرنے کا ثبوت پیش کر دیا ہے اعتراض سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے۔

جواب: مسند احمد حدیث نمبر 23294 میں ہے ثم کبر وخر ساجدا ثم کبر فرفع رائسہ ثم کبر فسجد ثم کبر فنتهض قائما (ثم کبر فنتهض قائما کا جملہ پکار کر بتا رہا ہے کہ سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے جلسہ استراحت نہیں کیا تھا اعتراض سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں نماز کا ذکر ہے اور نماز ظہر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں جبکہ اس واقعہ میں دو رکعتوں کا ذکر ہے۔

جواب 1: اسی واقعہ میں سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑھاتے تھے زوال کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے ہمارے ہاں تو آٹھ سال کے بچوں کو بھی علم ہے کہ وہ ظہر کی نماز ہوتی ہے اور حدیث مبارکہ میں یہ جملہ موجود ہے ونکسر الظل اعتراض سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا مقصد پوری نماز سکھانا نہ تھا صرف تکبیرات اور رکوع اور سجود کی تعلیم تھی۔

جواب: اسی حدیث مبارکہ میں ہے لما قضی صلاتہ (اور قرآن پاک میں ہے فاذا قضیت الصلواۃ) یعنی اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نماز تکبیرات رکوع سجدہ پر مشتمل نہ تھی بلکہ مکمل نماز تھی اعتراض سیدنا حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے تکبیر انتقال کے ترک کا رواج دیکھا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر کی 22 تکبیرات کہہ کر دکھا دی۔

جواب: سیدنا حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ جلسہ استراحت پر سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ کا عمل ہے اور باقی لوگوں کا عمل اس پر نہیں ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں کا اس عمل کو چھوڑنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نماز کا حصہ نہیں ہے اور سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ کا کرنا یہ بوجہ عذر کے ہے اعتراض مصنف ابن ابی شیبہ میں امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر حضرت علی اور صحابہ کرام اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے اس روایت کی سند میں عیسی بن میسرہ ضعیف راوی ہے اور مرفوع کے مقابلہ میں موقوف حجت نہیں ہے۔

جواب 1: سنن الکبری بیہقی میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود کے جلسہ استراحت کرنے والے عمل کو صحیح قرار دیا ہے 2 مرفوع حدیث کے مقابلہ میں موقوف حجت نہیں ہے تو تیسری رکعت کے شروع والا رفع الیدین مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے اور امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کی ہے اعتراض جلسہ استراحت نہ کرنا سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خطا ہے۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے جس چیز پر ابن مسعود راضی ہو جائے تم بھی راضی ہو جاؤ اعتراض سیدنا حضرت نعمان بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے اس کی سند میں محمد بن عجلان ضعیف راوی ہے۔

جواب: مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت کی سند اس طرح ہے حدثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن عجلان عن النعمان بن ابی عیاش آپ محمد بن عجلان کو عن کی وجہ سے مدلس بتلا رہے ہیں اور اس حدیث پر اعتراض کر رہے ہیں جبکہ ترمذی شریف حدیث نمبر 3005 میں سند اس طرح ہے حدثنا خالد ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن نافع اس سند پر امام ترمذی رحمہ اللہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اعتراض سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2763 حضرت عطیہ عوفی رحمہ اللہ

کے سامنے یہ بات کی تو انہوں نے فرمایا میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کو دیکھا یہ حضرات نماز میں اپنے پاؤں کی انگلیوں پر ہی کھڑے ہوجاتے تھے اس کی سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہے۔

جواب 1: سنن الکبری بیہقی یہ روایت صحیح ہے 2 حضرت عطیہ عوفی رحمہ اللہ اتنے ضعیف راوی نہیں ہیں جتنا آپ نے تعارف کروایا ہے مجمع الزوائد حدیث نمبر 7490 اور 6487 اور 6296 اور 6297 اور 8582 اور 12505 اور 13675 ان روایات کے آخر میں ہے کہ سیدنا حضرت عطیہ فی کی توثیق بھی کی گئی ہے اور مجمع الزوائد حدیث نمبر 12394 امام یحیی بن معین رحمہ اللہ نے حضرت عطیہ رحمہ اللہ کو ثقہ قرار دیا ہے مستدرک حاکم حدیث نمبر 8035 امام حاکم رحمہ اللہ لکھتے ہیں اس موضوع پر عطیہ عوفی سے ایک حدیث مروی ہے میں اس کو نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور اس کی سند بھی عالی ہے پھر مستدرک حاکم حدیث نمبر 8036 کو ذکر کیا ہے جس کہ آخر میں ہے کہ جو اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے گا اعتراض انوار خورشید نے اپنی کتاب حدیث اور اہل حدیث صفحہ نمبر 450 پر لکھا ہے خالد گرجاکھی کا جھوٹ لکھتے ہیں بعض لوگ جلسہ استراحت کے قائل نہیں ہیں حالانکہ یہ سنت ثابتہ ہے فقہ حنفی میں اس کا سنت ہونا موجود ہے ہدایہ جلد 1 صفحہ 383 خالد گرجاکھی نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ ہدایہ کا حوالہ مولانا امیر علی کے اردو ترجمہ سے دیا ہے۔

جواب 1: اس میں کوئی شک نہیں کہ خالد گرجاکھی نے جھوٹ بولا ہے خالد گرجاکھی کو کیا ضرورت ہے اردو ترجمہ کا حوالہ دینے کی اگر کوئی اصل کتاب کا غلط ترجمہ کردے تو اس کا اعتبار کیسا ہوگا آپ فوٹو کاپی نہ دکھائیں آپ ہدایت سے دکھادیں اگر خالد گرجاکھی نہیں ہے تو ہدایہ موجود ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے جزرفع یدین میں لکھا ہے کہ اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے اعتراض امام بیہقی رحمہ اللہ نے سیدنا حضرت عبداللہ

بن مسعود کے جلسہ استراحت نہ کرنے والے عمل پر لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر سنت کے مطابقت زیادہ بہتر ہے۔

جواب: اسی امام کی کتاب سنن الکبری بیہقی میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے سیدنا حضرت مغیرہ بن حکیم سے نقل کیا ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جلسہ استراحت سنت نہیں ہے جب صحابی رسول اس کو سنت نہیں کہتے امام بیہقی رحمہ اللہ کے سنت کے مطابقت کہنا اسکی کیا حیثیت ہے۔

غیر مقلدین ان سوالات کے جوابات دیں وقت قیامت تک ہے

سوال 1: ترمذی شریف حدیث نمبر 287 (عن مالک بن حویرث انہ رائ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی) سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ کی نماز اس طرح سے تھی کہ جب آپ طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک کہ آپ اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے پوچھنا یہ ہے کہ اس حدیث میں یصلی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک عمل ہے فرض نماز میں ہوتا تھا یا نفل میں ہوتا تھا اگر نفل میں ہوتا تھا تو کیا اس کو فرائض میں اداء کرنا اطاعت رسول ہے یا نہیں ہے (کیونکہ فرض اور نفل کے احکام مختلف ہیں)۔

سوال 2: حدیث مبارکہ میں جلسہ استراحت پر عمل کرنے والے چند نام ہیں 1 سیدنا حضرت مالک بن حویرث 2 سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ 3 (سیدنا حضرت ابو برید)ان کے علاوہ جن حضرات نے جلسہ استراحت کے بغیر نماز پڑھی ہے ان کی نماز کا کیا حکم ہے۔

سوال 3: مسلم شریف حدیث نمبر 868 سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے اس میں یہ ہے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسرا سجدہ سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے (اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے) جب کہ یہ نماز رسول اللہ کی نماز ہے کیا سیدنا حضرت ابو ہریرہ کی یہ نماز غیر مسنون ہے۔

سوال 4: مسلم شریف حدیث نمر 868 میں ہے سیدنا حضرت ابو ہریرہ دو رکعتوں کے بعد تکبیر کہتے پوچھنا یہ ہے جب قعدہ کے بعد تکبیر ہے تو جلسہ استراحت کے بعد کیوں نہیں ہے۔

سوال 5: جلسہ استراحت والا عمل مسنون ہے غیر مسنون ہے۔

سوال 6: سیدنا حضرت مالک بن حیرث رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت والا عمل نماز فرض میں دیکھا یا نماز نفل میں دیکھا۔

سوال 8: بخاری شریف میں سیدنا حضرت ابو ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت والا عمل ہمارے شیخ سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ کرتے تھے یہ عمل میں نے کسی اور کو کرتے نہیں دیکھا تو دور تابعین اور دور صحابہ میں جن حضرات نے اس عمل کو چھوڑا ہے ان کی نماز کے متعلق کیا حکم ہے۔

سوال 9: ایک شخص کہتا ہے کہ جلسہ استراحت والا عمل عذر کی وجہ سے ہے اس کا یہ کہنا کس حدیث کے خلاف ہے۔

سوال 10: سیدنا حضرت مالک بن حیرت رضی اللہ عنہ نے تقریبا 9 ہجری میں اسلام قبول کیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک بڑھاپا تھا تو جو لوگ جلسہ استرسحت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل عذر کی وجہ سے ہے ان کا یہ دعوی کس حدیث کے خلاف ہے۔

سوال 11: جب ہم نماز میں رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوتے ہیں

جس کو قومہ کہتے ہیں اس میں ہم حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ پڑھتے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان جب ہم بیٹھتے ہیں تو ھم* الھم اغفرلی وھدانی وعافنی ورحمنی ورزقنی ورفعنی وجبرنی پڑھتے ہیں پوچھنا یہ ہے کہ جلسہ استراحت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی دعاء پڑھی ہے۔

سوال 12: جو شخص پہلی تکبیر کے دوسرے سجدہ کے بعد اور تیسری تکبیر کے دوسرے سجدہ کے بعد جلسہ استراحت نہ کرے اس کی نماز مسنون ہے غیر مسنون ہے ایک حدیث 12 طاق رکعت کے بعد جلسہ استراحت سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں گے یا طاق رکعت کی دوسرے سجدہ کی تکبیر کافی ہے ایک حدیث سوال احادیث مبارکہ میں رکوع میں دعاء کا ذکر ہے رکوع کے بعد دعاء کا ذکر ہے سجدہ میں دعاء کا ذکر ہے دو سجدوں کے درمیان دعاء کا ذکر ہے جلسہ استراحت کے وقت کون سی دعا ہے۔

سوال: سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک خدمت میں 20 راتیں رہے اور حضرات انصار اور حضرات مہاجرین اور اہل بدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ 10 سال رہے ان کو جلسہ استراحت والے عمل کا پتہ کیوں نہ چلا۔

سوال: زید کہتا ہے کہ سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلسہ استراحت کو نقل کرنا اس وجہ سے ہے کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ضعف کو پہنچ چکی تھی جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کیا اگر کوئی اس عمل کو عذر کی وجہ سے کہے تو یہ کس حدیث کے خلاف ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت بوڑھے لوگوں کے لیے ہے یا بیمار لوگوں کے لیے ہے جبکہ بخاری شریف میں شیخ عمرو بن سلمہ کا ذکر ہے تو شیخ سے وضاحت ہو رہی ہے کہ یہ عمل بوڑھے لوگوں کے لیے ہے کیا یہ درست ہے کہ کسی حدیث کے خلاف ہے۔

سوال: خلفائے راشدین میں سے کس خلیفے کا جلسہ استراک پر عمل ہے یا اس کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

سوال: سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری رکعت کے بعد اٹھتے ہوئے ٹیک لگانے کو غیر مسنون کہتے ہیں اور عذر کی وجہ سے اجازت دیتے ہیں اور سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جلسہ اسراحت کو مسنون نہیں کہتے ان پر کیا فتوی لگاؤ گے۔

سوال: ایک عمل نفل کے لیے ہو اس کو فرائض پر فٹ کرنا کس حدیث کے مطابق جائز ہے۔

سوال: ذخیرہ احادیث میں ایک حدیث نقل کر دیں جس میں ہو کہ سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرض نماز میں جلسہ استراحت کیا ہو۔

دوران نماز ہاتھوں پر ٹیک لگا کر اٹھنا

1. ابوداود شریف حدیث نمبر 2809 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اٹھتے وقت بائیں ہاتھ پر ٹیک لینے سے منع فرمایا ہے۔
2. ابوداود حدیث نمبر 2807 سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا ہے۔
3. مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4020 سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ آدمی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اٹھتے وقت ہاتھوں سے زمین کا سہارا نہ لے البتہ کوئی بوڑھا آدمی ہو اور بغیر سہارا لیئے اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لیے اجازت ہے۔
4. مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 4021 سیدنا حضرت مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا ابن سیرین رحمہ اللہ ہاتھوں سے سہارا لینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے

⑤ مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 491 سیدنا حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص نماز میں جتنا سہارا لے گا اس کی نماز میں اتنی کمی ہو جائے گی۔

⑥ مشکواۃ شریف حدیث نمبر 914 سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ کا سہارا لے کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ایک روایت میں ہے جب آدمی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے۔

⑦ سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2807 سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا۔

⑧ سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2813 سیدنا حضرت نعمان بن سعد سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ جب تو دو رکعتوں کے بعد اٹھنا چاہے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگا کر نہ اٹھے۔

⑨ سنن الکبری حدیث نمبر 2808 ابن عبدالملک فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر سہارا لینے سے منع کیا ہے جب نماز میں سجدہ سے اٹھے۔

نماز میں سجدہ کے لیے جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھنے چاہیے یا ہاتھ

① ترمذی شریف حدیث نمبر 268 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے فائدہ 1 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

② امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر اھل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے ان کی

رائے ہے کہ آدمی اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھے اور جب اٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھائے 2 ابوداؤد شریف حدیث نمبر 838 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔

③ ابن ماجہ حدیث نمبر 882 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

④ نسائی شریف حدیث نمبر 1090 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

⑤ نسائی شریف حدیث نمبر 1155 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے اس حدیث مبارکہ کے ذیل میں امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت شریک بن عبداللہ قاضی سے یزید بن ہارون کے علاوہ کسی نے بھی اس طرح بیان نہیں کی۔

⑥ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 626 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور احمد اور رجاء کی روایت میں یہ الفاظ ہیں میں نے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھے۔

7 صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 628 سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھا کرتے تھے پھر ہمیں دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے رکھنے کا حکم دیا گیا۔

8 صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 629 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے اپنے دونوں گھٹنے رکھتے تھے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

9 صحیح ابن حبان حدیث نمبر 1912 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے اور جب آپ اٹھے تو آپ نے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

10 سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2628 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے گھٹنے آپ کے ہاتھوں سے پہلے زمین پر ٹکتے اور جب اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھا لیتے۔

11 سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2630 سیدنا حضرت عاصم بن کلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے گھٹنے آپ کے ہاتھوں سے پہلے زمین پر ٹک چکے ہوتے تھے۔

12 سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2631 سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ میں جاتے وقت سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے زمین پر لگے تھے۔

13 سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2632 سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تکبیر کہی تو اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں تک اٹھایا پھر رکوع کیا حتی کہ ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر گیا پھر رکوع سے سر اٹھایا یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر سیدھا ہو گیا پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں گئے حتی کہ آپ کے گھٹنے آپ کے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگے سیدنا حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے عمل سے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا روایت کیا گیا ہے۔

(14) سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2635 سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

(15) طحاوی شریف حدیث نمبر 1479 سیدنا حضرت عبداللہ بن سعید نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھتے۔

(16) طحاوی شریف حدیث نمبر 1480 سیدنا حضرت عبداللہ بن سعید نے اپنے دادا سے انہوں نے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے اور نر اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

(17) طحاوی شریف حدیث نمبر 1490 سیدنا حضرت علقمہ اور اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمیں سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق اچھی طرح یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے گھٹنے اونٹ کی طرح پہلے رکھتے اور پھر ہاتھ۔

(18) طحاوی شریف حدیث نمبر 1491 سیدنا حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز کے متعلق اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے گھٹنے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر ہاتھوں سے پہلے پڑتے تھے۔

(19) طحاوی شریف حدیث نمبر 1492 سیدنا حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے سیدنا ابراہیم سے پوچھا کیا اس آدمی کے متعلق کیا حکم ہے جو سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتا اور پھر اپنے گھٹنے رکھتا ہے تو سیدنا حضرت ابراہیم فرمانے لگے یہ تو کوئی مجنون اور احمق کرتا ہوگا (باقی جن آثار میں وارد ہے وہ بڑھاپے والے لوگ ہیں جو کہ اس حکم سے بڑھاپے کی وجہ سے مستثنیٰ ہیں)۔

(20) مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 2717 سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے۔

(21) توضیح السنن مترجم جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 76 حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب لکھتے ہیں اس مسئلہ کے متعلق تین مذہب نقل کیے گئے ہیں 1 سیدنا امام مالک رحمہ اللہ (ایک روایت میں) سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (ایک روایت میں) اور امام اوزاعی رحمہ اللہ اور امام حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے نزدیک گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھنا زیادہ افضل اور مسنون ہے اور امام ابن حزم بھی اسی کے قائل ہیں 2 احناف شوافع اور امام احمد بن حنبل (ایک روایت میں) اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ سیدنا سفیان ثوری رحمہ اللہ سیدنا مسلم بن یسار رحمہ اللہ سیدنا ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور تمام اہل کوفہ رحمہ اللہ اور عام فقہا کرام رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا زیادہ افضل اور مسنون ہے سیدنا امام مالک رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے اور یہ عمل سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر اور سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود کا مختار ہے 3 تیسرا غیر مشہور مسلک ہے وہ کہتے ہیں دونوں طرح جائز ہے۔

(22) غیر مقلدین اعتراض کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت میں قاضی شریک بن عبداللہ ضعیف راوی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے قاضی شریک بن عبداللہ سے متابعت کے طور پر حدیث لی ہے۔

(23) غیر مقلدین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے (۱) اس کا جواب یہ ہے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے (۲) مشکواۃ شریف حدیث نمبر 899 سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھے وہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ نیچے لگائے اس حدیث کے ذیل میں سیدنا ابو سلیمان خطابی کا زبردست تبصرہ موجود ہے وہ فرماتے ہیں سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اس حدیث سے زیادہ درست ہے (سیدنا حضرت ابو سلیمان خطابی کا جواب سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت پر ہونے والے اعتراضات کو شافی اور کافی جواب ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت جو ہے وہ منسوخ ہے مشکواۃ شریف حدیث نمبر 899 میں یہ عبارت موجود ہے قال ابو سلیمان خطابی حدیث وائل بن حجر اثبت من ھذا وقیل ھذا منسوخ اور سنن الکبری بیہقی حدیث نمبر 2636 سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ نماز میں سہارا لیتے ہیں اور اس طرح بیٹھتے ہیں جیسے اونٹ بیٹھتا ہے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ (ہاتھ پہلے رکھنے کا) حکم منسوخ ہو چکا ہے اور ناسخ سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے اس حدیث مبارکہ میں یہ متن موجود ہے وقد روی ان ذالک کان ثم نسخ وصار الامر الی ما روینا عن وائل بن حجر الا ان اسنادہ ضعیف۔

(24) ہم نے اپنا عمل احادیث مبارکہ سے ثابت کر لیا ہے جن احادیث کے متعلق

سیدنا ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ روایات اثبت ہیں اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت منسوخ ہے کیا غیر مقلدین ذخیرہ احادیث میں سے ہمیں اس طرح کا کسی محدث کا فیصلہ دکھا سکتے ہیں کہ جس نے کہا ہو کہ سیدنا حضرت وائل بن حجر سے اس مسئلہ کے متعلق مروی روایات منسوخ ہیں جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا حضرت وائل بن حجر والی روایت کو حسن کہا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت پر اھل علم کا عمل ہے سیدنا حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنا فیصلہ سنایا ہے کہ جو شخص سجدہ کو جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھے پھر گھٹنے رکھے فرمایا یا تو وہ مجنون ہے یا احمق ہے کیا کسی تابعی کے قول سے یہ ثابت ہے کہ جو پہلے گھٹنے رکھے بعد میں ہاتھ رکھے وہ مجنون اور احمق ہے یا یہ ثابت ہو کہ جو پہلے ہاتھ رکھے پھر گھٹنے رکھے وہ عقلمند ہے۔

(25) الحمدللہ! احناف کی نماز حقیقت میں نماز محمدی ہے مجتہدین احناف نے دن رات محنت کر کے احادیث مبارکہ کا مطالعہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل کو تلاش کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز امت تک پہنچائی ہے جو حضرات ائمہ احناف کی محنت پر جو عین سنت کے مطابق ہے اس پر قدغن اور پانی پھیرنے کی ہر طرح سے کوشش کی ہے لیکن اللہ جل شانہ کا قرآن پاک میں وعدہ ہے ان اللہ لایضیع اجر المؤمنین جس کا مفہوم یہ ہے اللہ جل شانہ اہل ایمان کی محنت کو ضائع نہیں کرتے۔

(26) اس کتاب کو پڑھنے والے تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ اکابرین احناف سلطان المحدثین محسن امت امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے لے کر آج تک حضرات مفتیان کرام جنھوں نے محنت کر کے امت کو دین حنیف کی سچی ترجمانی کر کے امت کے حوالے کیا ہے اور ہر زمانہ میں حق بات کو امت تک پہنچایا ہے جو اس دنیا سے چلے گئے ہیں ان کے درجات کی بلندی کی دعائیں کریں اور جو زندہ ہیں

ان کی عمر کی برکت کی دعاء کریں کہ وہ دین حنیف کی سچی ترجمانی کرتے ہوئے اس پر خود بھی عمل کریں اور امت تک بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پیغام کو پہنچاتے رہیں سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر سلطان المحدثین سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نہ ہوتے تو میں بدعتی ہوتا یہ بات حقیقت ہے اگر دین حق کے داعی علمائے احناف جو دنیا سے کٹ کر دین کی سربلندی کے لیے بوریا نشین بنے بیٹھے ہیں اگر یہ نہ ہوتے اور ان کی دین حق کی سچی ترجمانی ہمارے سامنے نہ ہوتی تو حقیقت میں ہم یا مشرک ہوتے یا بدعتی ہوتے اللہ جل شانہ سے دعاء ہے کہ وہ مبارک ذات اپنی مبارک رحمت سے محسن حنفیہ امام اہل سنت سفینۃ المناظرین داعی حق حجت اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نوراللہ مرقدہ کی قبر پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اور حضرت کو کروٹ کروٹ آرام وسکون نصیب فرمائے اور آپ کی قبر کو نور سے بھر دے اور آپ کی کوتاہیوں کو درگزر فرمائے آمین۔

آپ کی قیمتی اور خصوصی دعاؤں کا محتاج
حافظ محمد امیر حنفی حال مقیم بہاولپور
20 شوال المکرم 1447 بروز جمعرات
09 اپریل 2026